سُنا۔ لیکن وہ بدقسمت انسان جو بوجہ امور دنیادی یہاں پر حاضر نہیں تمہارا فرض ہے کہ یہ احکام اس کے گوش گذار کردو۔ فیبلغ الشاهد الغائب۔ حاضر غائب کو جاکر ضرور تبلیغ کرے آپ اپنے گریبان میں نظر ڈالیں۔ کیا آپ نے کبھی وعظ سنکر جو موجود نہ تھا اس تک اس کو پہنچایا۔ یا کم از کم اپنی محرمات پردہ نشین کو جو بوجہ امور خانہ داری شریک نہ تھیں احکام بتلائے یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔

تبلیغ کی اہمیت اور فضائل میں بیشمار دلائل ہیں۔ زندگی باقی رہی تو مفصل روشنی آئندہ ڈالوں گا۔ انشاء اللہ۔ سردست علمائے خصوصاً اور دیگر اہل اسلام سے عموماً استدعا ہے کہ ہر شخص کار تبلیغ میں بقدر فرصت حصہ لے اور مسلمانوں کی حالت زار اور تنزل و تسفل کو دور کرنیکی کوشش کرے جسکا واحد ذریعہ تبلیغ ہے اور اسی مصرعہ کو دل سے نکالدے مرع

تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

قوم عاد کی ہلاکت کا عبرت خیز منظر

(از مولوی عبدالجلیل صاحب بستوی متعلم دارالحدیث رحمانیہ)

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ قرآن مجید نے امم سابقہ کے قصص۔ انکی معاشرتی زندگی اور ان کے تمدن کا تذکرہ بیشمار مقامات پر اجمالاً اور تفصیلاً بیان فرمایا۔ استقراء اور تتبع سے بیشمار پُرعبرت واقعات نظر آتے ہیں جن میں آج ہم قارئین محدث کے سامنے ایک نہایت عظیم الجبروت اور صاحب سطوت قوم کی ہلاکت کا نقشہ پیش کرینگے جسکو لفظ عاد سے تعبیر کیا جاتا ہے چونکہ مورخین نے عاد کو عوض بن ارم بن سام کا بیٹا بتلایا ہے اس لئے اس کے ظہور پذیر ہونے کا تاریخی زمانہ قریباً ۳۰۰۰ء قبل از مسیح علیہ السلام ثابت ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے اکثر مقامات پر اس قوم کا تذکرہ کرتے ہوئے خلفائے نوحؑ کے لقب کے ساتھ پکارا ہے اس سے بھی اس قول کی تائید ہوتی ہے۔ جزیرۃ العرب کے بہترین حصے اور سبز و شاداب مقامات یمن حضرموت اور حدود عراق میں ان کی آبادی تھی البتہ یمن کو دارالسلطنت اور مرکزی دائرہ قرار دیا تھا انکی حکومت کا دائرہ اکناف عالم میں بہت وسیع ہوچکا تھا چنانچہ مورخ ابن خلدون نے لکھا ہے ان قوم عاد والعمالقۃ ملکوا العراق ہ یعنی عراق پر قوم عاد کا تسلط ہوچکا تھا۔ نیز مصر بھی مدت مدید تک اس قوم کے زیر حکومت تھا جیسا کہ مورخ یعقوبی اور مورخ ابن خلدون وغیرہ کی تحقیق سے صاف ظاہر ہوتا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔ ان لبعض ملوک القبط استنصر ملک العمالقۃ لعهدہ فجاء معہ۔ ملک مصر الخ ایران قرطاجنہ اسیریا بابل عراق مصر وغیرہ بیشمار ممالک ان کی جولانگاہ بنے ہوئے تھے۔ قوم عاد کوئی محدود قوم نہ تھی بلکہ امم ماضیہ میں سے ایک عظیم الشان قوم تھی، طاقت و قوت میں شہرۂ آفاق ہوچکی تھی اسی غرور میں کہا کرتی تھی من اشد منا قوۃ (حم سجدہ) بڑے بڑے محلات اور عظیم الشان مکانات ان کی صنعت معماری کی زندہ ترین یادگاریں تھیں۔ قرآن کریم نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

ان کو ایں الفاظ مخاطب کیا ہو۔ اتبنون بکل ریع ایۃ تعبثون وتتخذون مصانع لعلکم تخلدون (شعراء)
یہ ان کی تمدنی اور معاشرتی زندگی کا ایک معمولی خاکہ تھا۔ اس کے بعد جب ہم ان کے دینی پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو بالکلیہ دین سے معری اور خارج پاتے ہیں خدا پرستی ان سے عنقا محض ہو چکی تھی۔ اصنام پرستی کا زور و شور تھا۔ صمود ہبا ر صدا ر بڑے بڑے اصنام ان کے تعبدی مرکز بنے ہوئے تھے چونکہ ہر قوم کو جس وقت شومئی قسمت لاحق ہوتی ہے اس وقت اس میں چند باتیں پیدا ہو جاتی ہیں (۱) زور قوت پر غرور کرنا۔ (۲) اپنے ہادی برحق قائد اعظم کے نصائح آمیز کلمات سے اعراض کرنا اور تمسخر یہ واستہزا سے پیش آنا (۳) اقوام عالم پر جبر و تشدد اختیار کرنا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنہوں نے بڑی بڑی تمدن اور بانی تہذیب قوموں کو بام عروج کے انتہائی زینے سے گرا کر قعر مذلت میں ڈال دیا ہے جس وقت ہم تحقیقی نظر اٹھاتے ہیں تو قوم عاد کو ان چیزوں کا نہایت صحیح محل اور درست نمونہ پاتے ہیں اسلئے اس کا بھی وہی لابدی اور لازمی نتیجہ ہونا چاہئے جو ہوا۔ چونکہ خداوند قدوس کا ابتدائے آفرینش ہی سے یہ نظام چلا آیا ہے کہ اقوام عالم کے ہلاکت کے قبل ہی اتمام حجت کے لئے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرما دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا الخ اسلئے وہ بھی زمانہ آگیا کہ ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عظیم الجبروت قوم کیلئے رہبر بنا کر بھیجے گئے اور توحید کی غیر مانوس آواز ان کے کانوں تک پہنچائی جیسا کہ ارشاد ہے۔ والی عاد اخاھم ھودا الخ (ہود) مدت دراز تک میدان تبلیغ میں سرگرداں رہے مگر فائز المرام نہ ہو سکے ان کی بدبخت قوم اپنے فسق و فجور سے باز نہ آئی آخر کار مصائب و آلام کا نزول شروع ہوا عام البیاط والمیاط یعنی سخت قحط میں مبتلا کئے گئے تین سال تک نہایت قحط سالی پڑی پانی کی قلت کی وجہ سے تمام لوگ جاں بلب ہو رہے تھے اس وقت باہمی مشاورت سے یہ فیصلہ ہوا کہ چند آدمیوں کا ایک وفد بیت الحرام میں دعا کیلئے جائے اس تصفیہ کے بعد قیل بن عنز۔ نعیم بن ھزال۔ عقیل بن صندید بن عاد۔ مرثد بن سعد بن عفیر۔ جلھمہ بن خیبری۔ معاویہ بن بکر۔ لقمان بن عاد۔ وغیرہ ستر رؤسا رقوم کو مکہ معظمہ روانہ کیا گیا اس وفد نے معاویہ بن بکر کے مکان پر جو مکہ کے قریب خارج از حرم واقع تھا قیام کیا مہمانی میں دن و رات گذارنے لگے خمر نوشی اور دلکش نغموں میں اسقدر مدہوش ہوئے کہ اپنی مصیبت زدہ قوم کیلئے دعا کرنے سے بھی غافل ہو گئے اور اسی طرح ایک مہینہ تک پڑے رہے آخر کار معاویہ بن بکر نے سردار وفد قیل بن عنز کو ان چند اشعار کے ذریعہ متنبہ کرایا ؎

الا یا قیل ویحک قم فھینم ✿ لعل اللہ یسقینا غماما
فیسقی ارض عاد ان عادا ✿ قد امسوا لا یبینون الکلاما
من العطش الشدید فلیس نرجو ✿ بہ الشیخ الکبیر ولا الغلاما

آخر کار جب اس مخمور و مدہوش جماعت کو خیال ہوا تو حرم کعبہ میں داخل ہوئی اور تضرع وزاری کے بعد انہیں کے منشاء کے مطابق حمراء۔ بیضاء۔ سوداء تین قسم کے بادل نظر آئے اور ہاتف غیبی نے آواز دی کہ جسکو چاہو پسند کر لو سردار وفد قیل بن عنز نے سحاب سوداء کو اختیار کیا۔ خداوند کریم نے قوم عاد پر اس بدلی کو مسلط کر دیا جس وقت ان کی نظریں پڑیں خوشی سے جامے میں نہیں سماتے تھے اور کہتے تھے۔ ھذا عارض ممطرنا الخ خداوند جل ذکرہ جواباً یوں ارشاد فرماتا ہے

بل ھو ما استعجلتم بہ ریح فیہا عذاب الیم تدمر کل شی الخ جو وقت ہوا کے جھونکے شروع ہوئے دروازے بند کر لئے گئے مگر جس کا دستگیر رب العزت نہ ہو اسکو کون بچا سکتا ہے آخر کار سب تباہ و برباد ہو گئے۔ انکی ہلاکت کا واقعہ نہایت عبرتناک تھا اسلئے قرآن مجید نے بڑی اہمیت کے ساتھ مختلف مقامات پر اس پر کافی روشنی ڈالی ہے واما عاد فاھلکوا بریح صرصر عاتیہ سخرھا علیہم سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوما فتری القوم فیہا صرعی کانہم اعجاز نخل خاویہ الخ متواتر آٹھ دن تک باد صرصر کا عذاب ان پر قائم رہا اسی کے متعلق سدی کا بیان ہے کہ بڑے بڑے جوانوں کو اور ہودج کسے ہوئے اونٹوں کو ہوا اڑائے پھرتی تھی اور اس طرح پٹکتی تھی کہ سر کی گدیاں الگ ہو جاتی تھیں اسی کی تائید ہے اس آیۃ کریمہ میں وفی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم ما تذر من شی اتت علیہ الا جعلتہ کالرمیم الخ (ذاریات) قوم عاد کو یاد کرو جو وقت آندھی کے سخت جھونکے آئے تو ہر شے کو جس پر اس کا گذر ہوا ریزے ریزے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ کذبت عاد فکیف کان عذابی ونذر انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا فی یوم نحس مستمر تنزع الناس کانہم اعجاز نخل منقعر۔ جو وقت انمیں تیز آندھی بھیجی گئی تو لوگوں کو کھجور کے درختوں کی طرح اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک رہی تھی۔ ناظرین کو یاد ہوگا یہی وہ قوم ہے جو کہتی تھی من اشد منا قوۃ (حم السجدہ) ہم سے زیادہ کون طاقتور ہے۔ لیکن خدائی طاقت نے منٹوں میں اس کا اس طرح قلع قمع کیا کہ اسی کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔ فاصبحوا لا یری الا مساکنھم الخ (الاحقاف) یعنی صرف انکے نشانات دار باقی رہ گئے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

بانگِ سحر

(قند پارسی)

مسلم خوابیدہ از خواب گراں بیدار شو ۔۔۔ دامنِ غفلت بدر از سکرِ غم ہشیار شو
شد ہویدا جلوۂ صبحِ ترقی بر اُفق ۔۔۔ دور کن تاریکیٔ شب نائل دیدار شو
ہمچناں تا کے گذاری دیدۂ بردوختہ ۔۔۔ حالِ زارِ خود بہ بیں، آمادۂ پیکار شو
تا بکے آلودہ باشی در غبارِ مُفلسی ۔۔۔ جامہائے عزتِ خود صاف کن، زردار شو
تا بکے در بحرِ خواری غوطہ خوریہائے تو ۔۔۔ قطع سطحِ آب را چوں کشتیٔ رہوار شو
تا بکے آزردگی در ظلمتِ چاہِ عمیق ۔۔۔ از بہارِ ہمتِ خود رشکِ صد گلزار شو
ملّتِ بیضا ز غفلتہائے تو بدنام گشت ۔۔۔ بے خبرا برخیز و در عالم شرر انگار شو
اتفاق و اتحادِ مذہبی شیوہ بگیر ۔۔۔ در حصولِ بامِ رفعت پیکرِ ایثار شو

ہمچنیں ناظم دہد ہر صبحدم "بانگِ سحر"
"ہوشیار اے مردِ حق بہر کرم ہشیار شو!"

عبدالحلیم ناظم صدیقی
مولوی فاضل